السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

یہ سلام کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: جو ہمارے گاؤں میں پڑھے جاتے ہیں "یا نبی! سلام علیک ۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ یا علی! سلام علیک ۔اے علی! آپ پر سلام ہو۔ سیدہ! سلام علیک۔ اے سیدہ(فاطمہ الزہرا)! آپ پر سلام ہو۔یا حسن! سلام علیک۔ اے حسن! آپ پر سلام ہو۔ یا حسین! سلام علی ک۔ اے حسین! آپ پر سلام ہو۔اہلِ بیت! سلام علی ک۔ اے اہلِ بیت! آپ پر سلام ہو۔ تو اسطرح سے سلام بھیجا اور پڑھنا جائز ہے؟

الجواب اللّٰھم ہدایۃ الحق والصواب۔

آپ کا سوال بہت اہم اور حساس ہے، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم و توقیر سے متعلق ہے۔ آپ سب سے پہلے اھل بیت کے کچھ فضائل ملاحظہ کریں۔

حدیثِ کساء

حدیثِ کساء اہلِ بیت اطہار کی فضیلت و مقام کے بیان میں ایک اہم حدیث ہے، جسے مختلف سندوں اور متون کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک چادر (کساء) میں لپیٹ کر ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

(1) حدیثِ کساء بحوالہ مسلم شریف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

"خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. (صحیح مسلم، حدیث: 2424)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کو نکلے اور آپ کے اوپر بالوں کی بنی ہوئی ایک چادر تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور کر دے، اے اہلِ بیت! اور تمہیں خوب پاک وصاف کر دے" (سورۃ الاحزاب: 33)

(2) حدیثِ کساء بحوالہ ترمذی

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا).

(جامع الترمذی، حدیث: 3787، مسند احمد: 26522)

ترجمہ: یہ آیت: "بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور کر دے، اے اہلِ بیت! اور تمہیں خوب پاک وصاف کر دے" حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔ تب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور انہیں ایک چادر (کساء) میں لپیٹ دیا، جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، تو انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، پس ان سے نجاست دور فرما اور انہیں خوب پاک وصاف فرما"

(3) حدیثِ کساء بحوالہ مسند احمد

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"جِئْتُ فَطَمِعْتُ أَنْ أَقُولَ مَعَهُمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَنْتَ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ. (مسند احمد، حدیث: 16951، مجمع الزوائد: 9/167)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "میں (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس) آیا

اور خواہش ہوئی کہ میں بھی اہلِ بیت میں شامل ہو جاؤں، تو میں نے عرض کیا: 'اور میں بھی، یارسول اللہ؟' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'تم اپنی جگہ پر رہو، تم بھی خیر پر ہو'

(4) حدیثِ ثقلین بحوالہ مستدرک حاکم

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا (المستدرک للحاکم، حدیث: 4576، مشکاۃ المصابیح: 6144)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری اہلِ بیت۔ اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے آملیں۔ پس دیکھو! تم میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔"

یہ حدیث ہمیں اہلِ بیت اطہار کی محبت، احترام اور ان کے ساتھ خیر خواہی کی تلقین کرتی ہے، جو کہ ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلِ بیت سے سچی محبت اور عقیدت عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منقول بعض احادیث میں "اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ" یا اس کے ہم معنیٰ الفاظ آئے ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بیتِ نبوت پر سلام پیش کیا یا ان کے لیے دعا فرمائی۔

سلام کی شرعی حیثیت اور الفاظ سلام

سلام اصل میں دعائیہ کلمات ہیں، اور یہ امن، سلامتی اور رحمت کی دعا پر مشتمل ہوتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: "سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ "یہ سلام ہو گا، ربِّ رحیم کی طرف سے کہی گئی بات" (سورۃ یٰس: 58) نیز، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا واضح حکم دیا: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو" (سورۃ الاحزاب: 56)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کے ثابت شدہ الفاظ میں یہ شامل ہیں : "اَلسَّلامُ عَلَیکَ أَیُّھا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. ترجمہ: آپ پر سلام ہو، اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور برکتیں (بخاری:831، مسلم: 402) اور نعتیہ اشعار میں "یا نَبِیّ اَلسَّلامُ عَلَیکَ "یا سَلامٌ عَلیکَ" پڑھنا جائز اور مستحسن ہے کیونکہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعا ہیں اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا مترادف بھی ہے۔

اہل بیت پر سلام کی حیثیت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلِ بیت پر بھی درود و سلام بھیجنے کی تلقین فرمائی، جیسا کہ مشہور درودِ ابراہیمی میں ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ إِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ آلِ إِبرَاھِیمَ (ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی)

(بخاری: 3370، مسلم: 406)

"سَلَامٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ" (الصافات:130) کی قراءتیں اور اس کا مفہوم

قرآنِ کریم میں "سَلَامٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ" (سورۃ الصافات:130) کی تلاوت میں اختلاف رہا ہے، اور مشہور قراءتیں درج ذیل ہیں"

(1): إِلْ يَاسِينَ" (بہت سے قراء کی قراءت) یہ عام طور پر موجودہ مصاحف میں لکھی گئی ہے، اور اکثر قراء اسی کے مطابق تلاوت کرتے ہیں۔

(2) إِلْيَاسَ" (ابن کثیر، ابو عمرو، ابن عامر) بعض قراء نے اسے بغیر "ی" کے "إِلْيَاسَ" پڑھا ہے، جو کہ حضرت الیاس علیہ السلام کا نام ہے۔

(3) آلِ يَاسِين" بعض تفاسیر میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اسے "آلِ يَاسِين" کے طور پر بھی پڑھا گیا ہے، یعنی "یٰس" حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے کی آل واہل" ، کیونکہ "یٰس" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ اس بنیاد پر بعض مفسرین نے "سَلَامٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ" کو "اہلِ بیتِ نبوی پر سلام" کے جواز کے طور پر ذکر کیا ہے۔

(1) علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب تفسیر روح المعانی)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1270ھ) اپنی تفسیر "روح المعانی" میں لکھتے ہیں: "وقرأ نافع وأهل المدينة «آل ياسين» بقطع الهمزة، وكأن المراد به آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم، لأن ياسين من أسمائه عليه الصلاة والسلام" (روح المعانی، سورۃ الصافات:130) ترجمہ: "امام نافع اور اہلِ مدینہ نے اسے 'آلِ یاسین' پڑھا ہے، اور اس سے مراد 'آلِ محمد' لیے جاسکتے ہیں، کیونکہ 'یٰس' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ایک ہے۔"

(2) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر کبیر)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وَقِيلَ آلُ يَاسِينَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لِأَنَّ يَاسِينَ مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ" (التفسیر الکبیر، سورۃ الصافات:130) ترجمہ: "کہا گیا ہے کہ 'آلِ یاسین' سے مراد 'آلِ محمد علیہم السلام' ہیں، کیونکہ 'یاسین' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ایک ہے۔"

(3) تفسیر در منثور (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس قال: ياسين محمد، وال ياسين آل محمد" (الدر المنثور، سورۃ الصافات:130) ترجمہ: "ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ 'یٰس' سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور 'آلِ یاسین' سے مراد 'آلِ محمد' ہیں۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ "سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ" کی قراءت میں اختلاف ہے، اور بعض قراء نے اسے "آلِ یاسین" بھی پڑھا ہے۔ کئی مفسرین (مثلاً، علامہ آلوسی، امام رازی، امام سیوطی) نے اس کی تفسیر "آلِ محمد" یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کے طور پر کی ہے۔ اس تفسیر کی روشنی میں بعض علماء نے "سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ" کو اہلِ بیت پر سلام کا جواز قرار دیا ہے۔ لہٰذا، اس آیت کو اہلِ بیت پر سلام کے جواز کے طور پر پیش کرنا مفسرین کی بعض تفاسیر کے مطابق درست ہے۔ اسی طرح اہلِ بیت اطہار پر سلام بھیجنے کا احادیث مبارکہ میں مزید ثبوت ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا عمل مکرر ہے،

جیسے :

(1) حدیثِ سلام علی اہلِ بیت النبوۃ– بحوالہ مسند احمد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا مَرَّ بِبَابِ فَاطِمَةَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ " (مسند أحمد بن حنبل، حدیث: 13308، مجمع الزوائد: 9/ 201) ترجمہ: "بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو فرماتے : السلام علیکم یا اہلَ بیتِ النبوۃ ومَوضِعَ الرِّسَالَةِ (تم پر سلام ہو، اے اہلِ بیتِ نبوت اور مقامِ رسالت کے حاملین !)

(2) حدیثِ سلام علی اہلِ بیت– بحوالہ مستدرک حاکم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے : "أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذا أتى على بابِ فاطمة قالَ: السَّلامُ عليكُم أهلَ البيتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (المستدرک للحاکم، حدیث: 4718، مسند البزار: 6980، مجمع الزوائد: 9/ 167) ترجمہ: "جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر آتے تو فرماتے : السلام علیکم اہل البیت ! (اور پھر یہ آیت تلاوت فرماتے) بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور کر دے، اے اہلِ بیت ! اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ " نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آل پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور صرف نام مبارک لے کر درود بھیجنے (جسے بعض علماء "درودِ بتری" یعنی ناقص درود کہتے ہیں) سے منع فرمایا ہے۔ اس حوالے سے چند مستند احادیث درج ذیل ہیں :

(3) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کیا : " يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (صحیح بخاری: 6357، صحیح مسلم: 406، سنن ابی داؤد: 976، سنن ترمذی: 3220) ترجمہ: "اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ پر سلام کہنا تو سیکھ لیا، لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو: اے اللہ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد پر درود بھیج، جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود بھیجا، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں متفق علیہ ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف "اللھم صل علی محمد" کہنے کے بجائے "وعلی آل محمد" کو شامل کرنے کا حکم دیا۔

(4)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُصَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي، وَلَا تَجْعَلُونِي بَتْرَاءَ. (المعجم الأوسط للطبرانی: 492، مجمع الزوائد للہیثمی: 2/215) ترجمہ: "جس نے مجھ پر درود بھیجا، اسے چاہیے کہ میری اہلِ بیت پر بھی درود بھیجے، اور مجھے ناقص درود (بتری) کے ساتھ نہ پکارو۔"

یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اپنے نام پر درود بھیجنے کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اپنی آل پر بھی درود بھیجنے کا حکم دیا۔

(5)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَصَلُّوا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَا تُصَلُّوا عَلَيَّ صَلَاةً بَتْرَاءَ. (سنن الدار قطنی: 2/305، کنز العمال: 35690) ترجمہ: "جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میری آل پر بھی درود بھیجو، مجھے ناقص درود (بتری درود) کے ساتھ نہ یاد کرو۔"

یہ حدیث بھی واضح کرتی ہے کہ "اللھم صل علی محمد" کہنے سے درود مکمل نہیں ہوتا بلکہ "وعلی آل محمد" بھی شامل کرنا ضروری ہے۔

(6)حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی حدیث

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الدُّعَاءُ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يُرْفَعُ إِلَى اللَّهِ حَتَّى تُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّكُمْ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ. (المعجم الأوسط للطبرانی: 1/220، السنن الکبری للبیہقی: 2/371) ترجمہ: "دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی

ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔"

لہٰذا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق " اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد " کہنا ضروری اور افضل ہے۔ فقہائے اسلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آل پر سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ میں آپ کو چند مستند کتب فقہیہ سے ان کی عربی عبارات کے ساتھ، اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ پیش کرتا ہوں :

فقہ حنفی میں اھلبیت پر سلام کا حکم

امام طحطاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

" وَالصَّلاۃُ علی النَّبِيِّ صلیّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَقۡرُونَۃٌ بِالصَّلاۃِ علی آلِہِ وَأَصۡحَابِہِ، وَھُوَ الۡأَفۡضَلُ وَالۡأَکۡمَلُ ". (حاشیۃ

الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۵۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فقہ مالکی میں سلام کا حکم

امام قرطبی مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

"وَالصَّلاۃُ عَلَی النَّبِيِّ صَلیّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَا تَکۡمُلُ إِلَّا بِالصَّلاۃِ عَلَی آلِہِ، فَإِنَّھُمۡ أَھۡلُ بَیۡتِہِ، وَمَوۡضِعُ قَرَابَتِہِ، وَمَنۡبِتُ شَرَفِہِ وَدِینِہِ". (تفسیر القرطبی، ج: ۱۴، ص: ۲۲۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فقہ شافعی میں سلام کا حکم

امام نووی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"وَاتَّفَقَ أَھۡلُ الۡعِلۡمِ عَلَی أَنَّ الصَّلاۃَ علی النَّبِيِّ صلیّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَجِبُ أَنۡ تَکُونَ مَقۡرُونَۃً بِالصَّلاۃِ عَلَی آلِہِ فِي الۡمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ بِھَا النَّصُّ". (شرح صحیح مسلم، ج: ۱، ص: ۲۲۶، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

فقہ حنبلی میں سلام کا حکم

امام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

"وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُونَةٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى آلِهِ، كَمَا وَرَدَ فِي الحدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (المغني، ج: ۱، ص: ۴۵۶، دار عالم الكتب، رياض)

یہ تمام حوالہ جات اس بات ک ثابت کرتے ہیں کہ فقہائے اسلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آل پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اور اسے مکمل و افضل طریقہ قرار دیا ہے۔ غرضیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور دیگر اہلِ بیت اطہار پر صلاۃ اور سلام تبعاً پیش کرنا حکم رسول بھی ہے اور سنت رسول بھی، **"یا علی سلام علیک"** اور **"یا حسن یا حسین سلام علیک"** ان لفظوں کے ساتھ قرآن و حدیث میں تو نہیں ملتے، لیکن اہلِ بیت پر سلام بھیجنا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقیدے اور ادب کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت اطہار سے محبت کرنے اور ان پر درود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

واللہ اعلم بالصواب

مورخہ 25/3/2025

کتبہ

ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

دار الافتاء جامعہ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء دار النور مکنپور شریف کانپور نگر

نوٹ
مداریہ دارالافتاء سے شائع ہونے والے سبھی فتووں کو حاصل کر سکتے ہیں
On Madaarimedia.com
LIKE SHARE